خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 19 اپریل 1999ء - 19 شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 86

سوموار 19 اپریل 1999ء

شہادت کی اقسام

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے-

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب من قتل دون مالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا تعالیٰ کے لئے دکھ اٹھاتے ہیں- ان دونوں کو خدا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دے گا- دنیا تو چلنے کا مقام ہے' رہنے کا نہیں- اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے' تو خوشی کا مقام نہیں- یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونے والے ہیں اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے- جو لوگ اس مختصر جہاں میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی دیکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول کر لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں- وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرت کا ایک بڑا جنم آنے والا ہے اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں کوئی نقص عطا کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں میں ڈال دیا ہے ان دونوں کو وہاں چل کر بدلہ ملے گا- یہ جہان تو تخمریزی کا جہان ہے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کے واسطے ہے- جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو- (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 72)

اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار باخداوند- اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کر لی- انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے- اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہئے اور اس کی تیاری ضروری ہے- اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج و تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو' بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے (-) مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 153)

آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی

جنگ بدر کے موقع پر آنحضور ﷺ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت سعد بن معاذ اٹھ کھڑے ہوئے اور سب انصار کی نمائندگی میں آنحضور ﷺ کو اپنی وفا کا یوں یقین دلایا الفاظ یہ تھے-

"یارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے- آپؐ کی تصدیق کی- ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ صداقت کے علمبردار ہیں- ہم نے عہد باندھا ہے کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے- یارسولؐ اللہ! آپ نے جو بھی ارادہ فرمایا ہے- اس پر عمل کیجئے! ہم آپؐ کے ساتھ ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ جو سامنے سمندر ہے اگر آپ ہمیں اس میں گھس جانے کا فرمائیں اور آپ خود اس میں داخل ہو رہے ہوں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی اس میں گھس جائیں گے اور ہم میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہے گا- ہم اس بات سے ہرگز نہیں ڈرتے کہ آپ ہمیں ساتھ لئے کل دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوں گے- ہم تو جنگ میں ثابت قدم رہنے والے ہیں- ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کارنامے بجالانے کی توفیق دے گا جن سے آپؐ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی-

(السیرۃ النبویہ" لابن ہشام الجزء الثانی ص 133 دار التوفیقۃ" للطباعۃ" بالازہر)

صحابہ تو آپ کی محبت میں ایسے سرشار تھے کہ آپ کے ایک اشارے پر کٹ مرنے کو تیار تھے وہ تو بس آپ کے لبوں کی حرکت کے منتظر تھے وہاں تو یہ حال تھا

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ اٹھے تو چھلک جائے کیف میخانہ

آخرت پر یقین قربانیوں کی جرأت پیدا کر دیتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مومنوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وَھُمْ بِالْآخِرَۃِ ھُمْ یُوقِنُون- وہ آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں- یعنی وہ قربانیاں کرتے اور کرتے چلے جاتے ہیں- اور اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ ان قربانیوں کا پھل انہیں زندگی میں بھی ملتا ہے یا نہیں ملتا- کیونکہ وہ آنے والی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور یہ یقین ان کے اندر اتنی جرأت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو بلادریغ جھونک دیتے ہیں- دنیا میں بھی جب ایک سپاہی لڑائی میں جاتا ہے تو آخر کونسے فائدہ کے لئے جاتا ہے- ہر شخص سمجھتا ہے کہ میں مارا جاؤں گا اور بسا اوقات وہ مارا جاتا ہے مگر فائدہ اس کی قوم اٹھاتی ہے- اسی طرح ماں جب اپنے بچے کو اپنا خون چوسا رہی ہوتی ہے تو اسے کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہوتا ہے- دودھ کا ایک ایک گھونٹ ماں کے خون سے بنتا ہے- اس لئے ایک ایک گھونٹ جو بچے کے گلے سے اترتا ہے وہ درحقیقت ماں کا خون ہوتا ہے جسے وہ چوستا ہے- اگر تمہاری ماں تمہارے مونہہ میں اپنا دودھ نہ ڈالتی- اگر تمہاری ماں بھی یہی کہتی کہ میں اپنا خون کیوں چوسنے دوں تو تم زندہ نہیں رہ سکتے تھے- تمہاری ماں نے تمہیں اپنا خون دیا اس لئے کہ تم زندہ رہو- اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنا خون گراؤ تاکہ تمہاری اولاد اور تمہاری قوم اور تمہارا ملک زندہ رہے-

بدر کی جنگ میں جو صحابیؓ شہید ہوئے تھے ان صحابیوںؓ نے دنیا کا کونسا سکھ دیکھا تھا- انہوں نے اپنے ماں باپ کو چھوڑا اور اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا اپنے ساتھیوں کو چھوڑا اور پھر تیرہ برس تک کفار کے سخت ترین مظالم کا نشانہ بننے کے بعد ایک دکھتے ہوئے دل کے ساتھ' ایک رستے ہوئے زخم کے ساتھ انہوں نے مکہ کو بھی چھوڑ دیا اس امید کے ساتھ کہ انہیں پھر مکہ کی زیارت نصیب ہوگی- مگر ابھی ہجرت پر ڈیڑھ سال بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ اپنے وطن سے دور- پرانے وطن سے بہت دور اور نئے وطن سے بھی میلوں دور ایک تپتے ہوئے ریت کے جنگل میں کفار کی تلوار سے کٹ کٹ کر تڑپنے لگ گئے- ان کے سر ایک طرف تھے اور دھڑ دوسری طرف- اگر یہ لوگ بھی یہی کہتے کہ ہم نے قربانی کر کے کیا لینا ہے- پھل تو دوسرے لوگوں نے کھانا ہے تو اسلام کو وہ شان و شوکت جو بعد میں اسے حاصل ہوئی کہاں حاصل ہو سکتی تھی-

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 337)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19 اپریل 1999ء   19 شہادت 1378ھ

زندہ باد-غلام قادر-پائندہ باد

14-اپریل 99ء کا دن بھی ان تاریخ ساز دنوں میں شامل ہو گیا ہے جو تاریخ کے ماتھے کا جھومر بن جاتے ہیں۔ جن کو خدا کے بعض پیاروں کی نسبت سے ایسی عظمتیں نصیب ہوتی ہیں جنہیں زمان و مکان کی گرد دھندلا نہیں سکتی۔ یہ وہ خوش بخت دن ہے جس نے جماعت احمدیہ کے ایک جوان رعنا کو اس شان کے ساتھ خدا کی راہ میں قربان ہوتے ہوئے پایا کہ خدا کے مقدس خلیفہ نے اسے اس دور کے تمام احمدی شہداء کا سرتاج قرار دیا۔ اور اپنے عالمی خطبہ جمعہ میں تابناک الفاظ' درد بھری زبان اور رقت آمیز لہجے میں ایسا خراج تحسین پیش کیا جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اس کی شان میں رقم ہونے والا ہر قصیدہ انہی جملوں سے منور ہو گا۔

اگر شہیدوں کی موت سے قوم کو زندگی ملتی ہے تو اس شہادت سے قوم نے واقعی نئی زندگی پائی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر ہزاروں معصوموں کو درندگی اور بہیمیت سے بچا لیا۔ اس عظیم قربانی کے لئے خدا نے اس مقدس روح کو چنا جو حضرت مسیح موعود کی جسمانی اولاد بھی ہے اور روحانی اولاد بھی۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان میں کسی نوجوان کے اندر اتنے پاکیزہ خون اکٹھے نہیں ہوئے۔ اور اس نے ان کا حق ادا کر دیا۔ وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پوتا اور حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کا نواسہ تھا وہی جو خلیفہ وقت کا بہت ہی پیارا اور آنکھ کا تارا تھا۔ جو بہت محنتی' خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کا مالک تھا۔ جو بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کا مرقع تھا جنہیں اس نے بے دریغ دین کی خدمت کے لئے استعمال کیا وہ جس نے وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔ وہ جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بہت منکسر المزاج تھا جو صاحب ثروت و دولت ہونے کے باوصف درویش صفت تھا۔ جو کم آمیز تھا مگر شجاعت اور بہادری کا پتلا تھا۔

ایک طرف اس نے جماعت کو کمپیوٹر کے نظام میں داخل کیا اور دوسری طرف واقفین نو کو زبانیں سکھانے کے نظام کا سرخیل تھا۔ ہماری اکیسویں صدی ہی نہیں ہر آنے والے صدی اس سے جگمگاتی رہے گی۔

وہی ذہین و فطین جس نے تعلیم کے ہر مرحلہ پر غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں۔ مگر وہ علم کا ہی نہیں کردار کا بھی دھنی تھا۔ اطاعت گزار' وفادار اپنے اہل و عیال اور گھر والوں کے لئے شجر سایہ دار۔ اب خدا کی رحمت نے اسے اپنے سایہ میں لے لیا ہے۔ وہ دنیا کے دکھوں سے آزاد ہوا اور اپنی قوم کو دکھوں سے آزاد کر دیا۔ اس کی یادیں ہمیشہ دلوں کو گرماتی رہیں گی۔ اور احمدی نوجوان اس کے نقش قدم پر چل کر جاں نثاریوں کی نئی داستانیں رقم کرتے رہیں گے۔

وہ جس مقصد کے لئے تخلیق کیا گیا تھا وہ اس نے پورا کر دکھایا۔ وہ نفس مطمئنہ خدا کا ہوا خدا اس کے بچوں' بیوی اور دوسرے عزیزوں کا بھی حامی و ناصر ہو اور اس کی برکتیں ہمیں پہنچتی رہیں۔

زندہ باد۔ غلام قادر پائندہ باد

الوداع غلام قادر۔ خدا حافظ و ناصر

ابتلاء اور استقامت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

عظیم جزاء عظیم ابتلا کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب اللہ کسی قوم سے پیار کرتا ہے تو انہیں ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ جو استقامت دکھائے اور خدا سے راضی رہے خدا بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور جو خدا سے ناراض ہو جائے خدا بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (جامع ترمذی ابواب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم سے پہلے ایسے مومن بھی گزرے ہیں جن کے لئے گڑھے کھودے گئے انہیں اس میں گاڑ دیا گیا پھر آرا لایا گیا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین اور ایمان سے نہ پھرے۔ بعض اوقات لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچ لیا جاتا ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے مگر یہ ظلم بھی ان کو دین سے جدا نہ کر سکا۔

(صحیح بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب مالقی النبی واصحابہ)

قادر کا وہ غلام تھا

وہ مثلِ موجِ آبِ رواں۔ یوں گزر گیا
اک عکس پانیوں پہ ہمیشہ ٹھہر گیا

تھا شام کی منڈیر پہ جلتا ہوا چراغ
تاریک راستوں میں برنگِ سحر گیا

دستِ صبا پہ پھول کی صورت کھلا ہوا
پھر دفعتاً وہ پھول سرِ رہ بکھر گیا

نکلا دیارِ شوق سے اس خامشی کے ساتھ
شہرِ خیال و خواب کو سنسان کر گیا

پھیلی ہوئی ہے دھند سی حدِّ نگاہ تک
اب وہ سبک خرام نہ جانے کدھر گیا

اک نفسِ مطمئن لئے' اپنے لہو میں تر
قادر کا وہ غلام تھا قادر کے گھر گیا

اس کے لئے بھی دوستو کوئی دعائے صبر
جس دل شکستہ شخص کا نورِ نظر گیا

اکرم محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالستار خان صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت اَحد

حضرتَ مسیح موعود کی پُر معارف تحریرات

قرآنی توحید

ہمارا خدا اپنی خوبیوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

(-) تمہارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے۔ نہ کوئی ذات اس کی ذات جیسی ازلی اور ابدی یعنی انادی اور اکال ہے۔ نہ کسی چیز کے صفات اس کی صفات کے مانند ہیں۔ انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے۔ اور پھر محدود ہے۔ مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں۔ اور بایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے۔ مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے۔ اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے۔ لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے۔ کیوں کہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں۔ اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں۔ اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہو گا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔ پھر اس سے آگے آیت ممدوحہ بالا کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا ہے۔ کیوں کہ وہ غنی بالذات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدار ایمان ہے۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد نمبر20 ص 154-155)

صفات کے نمونے

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ ممکن ہے کہ رگ وید میں جو اندر اور سورج اور چاند اور آگ وغیرہ دیوتاؤں سے دعائیں مانگی گئی ہیں اس سے مراد وہ اعلیٰ طاقت حضرت احدیت ہو جو ان کے پردہ میں کام کر رہی ہے جو سب مجازی دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ کیوں کہ ہم بعض جگہ قرآن شریف میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پاتے ہیں کہ جس قدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کا قائم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ وہ در حقیقت خدا تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے نمونے ہیں جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ گویا اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے اور عادت اللہ کا پتہ لگتا ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 ص 420)

توحید ایک نور ہے

توحید ایک نور ہے جو آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وجود کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے۔ اس شیطانی نخوت کو چھوڑے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں۔ اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصور کرے اور دعا میں لگا رہے۔ تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہو گا۔ اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر22 ص 148)

توحید صرف نبی کے ذریعہ ملتی ہے

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئی ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے۔ وہ در حقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے۔ اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے۔ اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلشانہ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ ضرور غرق ہو گا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی ﷺ کے توحید میسر آ سکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اس کی توحید پر کیوں کر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔ اور اب تک آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے ان نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر22۔ ص 120-121)

نبی خدا کی صورت کا آئینہ ہوتا ہے

چونکہ قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے۔ اس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی طرح آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔ تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانون ازلی کے رو سے خدا شناسی کے لئے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے۔ ان پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر ان آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دکھلاتے ہیں اور معرفت تک پہنچاتے ہیں۔ وہ خالص توحید جو چشمہ یقین کامل سے پیدا ہوتی ہے میسر آ سکے۔ وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ سے وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلاف عقل ہے ویسا ہی خلاف تجارب سالکین ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر22 ص 115-116)

کمال توحید

غرض خدا کا انسان کے ساتھ ہونا اور ہر ایک چیز پر محیط ہونا یہ خدا کی تشبیہی صفت ہے۔ اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا ہے کہ تا وہ انسان پر اپنا قرب ثابت کرے۔ اور خدا کا تمام مخلوقات سے وراء الوراء ہونا اور سب سے برتر و اعلیٰ اور دور تر ہونا اور اس تنزّہ اور تقدس کے مقام پر ہونا جو مخلوقیت سے دور ہے عرش کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس صفت کا نام تنزیہی صفت ہے۔ اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا تا وہ اس سے اپنی توحید اور اپنا وحدہ لاشریک ہونا اور مخلوق کی صفات سے اپنی ذات کا منزّہ ہونا ثابت کرے۔ دوسری قوموں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت یا تو تنزیہی صفت اختیار کی ہے۔ یعنی نرگن کے نام سے پکارا ہے اور یا اس کو سرگن مان کر ایسی تشبیہ قرار دی ہے کہ گویا وہ عین مخلوقات ہے۔ اور ان دونوں صفات کو جمع نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں صفات کے آئینہ میں اپنا چہرہ دکھلایا ہے اور یہی کمال توحید ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 98-99)

صفت وحدت کا تقاضا

خدا کی صفات میں سے ایک وحدت بھی ہے۔ کیونکہ اس کی ذات کے لئے کسی دوسری چیز کا وجود ضروری نہیں اس لئے وہ بھی زمانہ آئے گا کہ خدا کل نقش موجودات کا مٹا دے گا تا اپنی وحدت کی صفت کو ثابت کرے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر23 حاشیہ ص 169)

خالص توحید

ہر ایک چیز مخلوق ہے۔ اور ہر ایک چیز خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز تذلل اور انکساری کا بلند مقام ہے

نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

سہارے سے قائم اور موجود ہے اور نیز (دین) اس بات کا قائل ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا جو خدا کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اور صرف وحدت اپنا جلوہ دکھلا رہی تھی۔ اور خدا ایک پوشیدہ خزانہ کی طرح تھا۔ پھر خدا نے چاہا کہ میں شناخت کیا جاؤں تو اس نے اپنی شناخت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ کتنی دفعہ وحدت الٰہی کا زمانہ آچکا ہے۔ اس کا علم خدا کو ہے۔ لیکن جیسا کہ دوسری صفات ہمیشہ کے لئے معطل نہیں رہ سکتیں۔ ایسا ہی وحدت الٰہی کی صفت بھی ہمیشہ معطل نہیں رہتی۔ اور کبھی کبھی اس کا دور آجاتا ہے۔ اور کبھی ذات الٰہی دنیا کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور کبھی پیدا کرنا کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں صفات اس کے ہیں۔ اس لئے ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ خدا ہر ایک جاندار کو ہلاک کرے گا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین کا بھی ایسے طور پر تختہ لپیٹ دے گا جیسا کہ ایک کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں تعطل صفات کا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بعض صفات کی جب تجلی ہوتی ہے تو دوسری صفات جو ان کے مقابل پر ہیں اور ان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں وہ کسی دوسرے وقت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس وقت کی منتظر رہتی ہیں۔ اور یہ ایک سلسلہ قدرت کا واقعی ہے جس سے اہلاک کے بعد احیاء لازم پڑا ہوا ہے۔ پس انہی معنوں سے ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ وہ قدیم سے محیی بھی ہے اور ممیت بھی ہے۔ اور کوئی صفت اس کی ایسی نہیں ہے کہ پہلے تھی اور اب نہیں ہے یا اب ہے اور پہلے نہیں تھی۔ غرض ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں رکھتی۔ محض اسی کی ذات قائم بنفسہ اور ازلی اور ابدی ہے اور باقی سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہیں۔ اور یہی خالص توحید ہے۔ جس کے مخالف عقیدہ رکھنا سراسر شرک ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 185-186)

سورۃ فاتحہ اور توحید

تمام تعریفیں اور تمام مدح اور تمام استت اور مہا خدا کے لئے مسلم اور مخصوص ہے جو تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے پرورش کرنے والا ہے۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ جو اس کی پیدا کردہ نہیں اور اس کی پرورش کردہ نہیں۔ وہ رحمٰن ہے یعنی وہ بغیر عوض اعمال کے اپنے تمام بندوں کو خواہ کافر ہیں خواہ مومن اپنی نعمتیں دیتا ہے۔ اور ان کی آسائش اور آرام کے لئے بے شمار نعمتیں ان کو عطا کر رکھی ہیں۔ اور وہ رحیم ہے [illegible] تو وہ اپنی رحمانیت سے جس میں انسان کی کوشش کا دخل نہیں ایسے قویٰ اور طاقتیں اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے جن سے نیک اعمال بجا لاسکیں اور تکمیل اعمال کے لئے ہر ایک قسم کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ اور پھر جب اس کی رحمانیت سے انسان اس لائق ہو جاتا ہے کہ اعمال نیک بجا لاسکے تو ان اعمال کی جزا کے لئے خدا تعالیٰ کا نام رحیم ہے۔ اور جب انسان خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے فیضیاب ہو کر اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس کی طرف سے ابدی انعام و اکرام پاوے تو اس ابدی انعام و اکرام کے دینے کے لئے خدا تعالیٰ کا نام مالک یوم الدین ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ اے وہ خدا جو ان صفات کا تو جامع ہے۔ ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں۔ اور پرستش وغیرہ نیک امور میں تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام اکرام ہے۔ اور ان لوگوں کی راہ سے بچا جو تیرے غضب کے نیچے ہیں (یعنی ایسی شوخی اور شرارت کے کام کرتے ہیں جو اسی دنیا میں مورد غضب ہو جاتے ہیں) اور ہمیں ان لوگوں کی راہ سے بچا جو تیری راہ کو بھول گئے ہیں اور وہ راہیں اختیار کرتے ہیں جو تیری مرضی کے موافق نہیں۔ آمین۔

اب دیکھو کہ قرآن شریف کی یہ سورۃ جس کا نام سورۃ فاتحہ ہے کیسی توحید سے پُر ہے جو کسی جگہ انسان کی طرف سے یہ دعویٰ نہیں کہ میں خود بخود ہوں اور خدا کا پیدا کردہ نہیں اور نہ یہ دعویٰ ہے کہ میرے اعمال اپنی قوت اور طاقت سے ہیں۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 ص 206-207)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا سے دل لگانے کا نام نماز ہے

نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات مانگنا۔ یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا۔ پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے۔ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔

اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 253-254)

نماز کا حق ادا کرنا چھوٹی بات نہیں

یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا۔ ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے۔ مگر قبول نہیں ہوتی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے۔ مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے۔ زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 318-319)

نماز دعا ہے

کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے (-) یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح)

تعلق باللہ کا سچا اور حقیقی ذریعہ نماز ہے

بیشک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں (دین) کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی...... جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے۔ خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو۔ تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 170)

نماز ایک گاڑی ہے

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہو گی۔ اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 255)

نماز کے پانچ اوقات اور ان کا فلسفہ

یہ بھی یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں۔ یہ کوئی تحکم اور جبر کے طور پر نہیں۔ بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ دلوک کے معنوں میں گو اختلاف ہے، لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دلوک ہے اب دلوک سے لیکر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سِر کیا ہے۔ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دلوک ہی سے شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب حزن اور ہم و غم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو جائے تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہو گا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا۔ کیونکہ وارنٹ یا سمن

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی کتب

امام نووی اور آپ کی ریاض الصالحین

غلام مصباح صاحب

نام و نسب

اصل نام یحیٰی بن شرف ہے۔ لقب محی الدین اور کنیت ابو زکریا ہے۔ اپنے جدّ اعلیٰ حزام کی طرف منسوب ہو کر حزامی بھی کہلاتے ہیں۔

ولادت اور تعلیم و تربیت

آپ 631ھ کے ماہ محرم میں بمقام نویٰ (دمشق) پیدا ہوئے۔ نویٰ ہی میں اپنا بچپن گذارا اور وہیں سن بلوغ کو پہنچے اور نویٰ ہی میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ نویٰ کی وجہ سے ہی آپ نووی کہلاتے ہیں۔

آپ کو بچپن ہی سے دینی کاموں میں دلچسپی تھی اس لئے بچوں کی طرح کھیل کود کی بجائے قرآن شریف کی تلاوت وغیرہ میں مصروف رہتے۔ یاسین بن یوسف المراکشی آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:۔ "میں نے شیخ نووی کو نویٰ میں اس وقت دیکھا جبکہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔ آپ کے ہم عمر بچے آپ کو کھیل کود پر مجبور کرتے لیکن آپ ان سے بھاگتے اور ان کے مجبور کرنے پر رو دیتے اور پھر قرآن شریف پڑھنے لگ جاتے۔ چنانچہ اسی وقت سے میرے دل میں نووی کی محبت گھر کر گئی۔"

امام نوویؒ کے والد صاحب نے آپ کو اپنے ساتھ تجارتی کاروبار میں لگانا چاہا لیکن آپ تجارتی امور کی طرف توجہ نہ دیتے اور قرآن شریف پڑھتے۔ انہی حالات میں آپ نے قرآن حکیم ختم کر لیا۔ جب آپ کے والد بزرگوار نے دیکھا کہ آپ تجارتی امور کی بجائے تعلیمی میدان کی طرف مائل ہیں تو خود آپ کے والد کے دل میں اپنے خداداد صلاحیتوں والے فرزند کی تعلیم و تربیت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ 649ھ میں جبکہ امام نووی کی عمر انیس سال تھی، آپ کے والد آپ کو لے کر دمشق پہنچے جو اس وقت علم کا مرکز تھا۔ دمشق پہنچنے کے بعد آپ نے مدرسہ رواحیہ میں داخلہ لیا اور دو سال تک وہیں مقیم رہے۔ آپ کا زیادہ تر وقت مطالعہ میں گذرتا۔ آپ کے استاد اسحاق بن احمد المغربی نے جب آپ کو تعلیم میں اتنا منہمک پایا تو آپ سے شدید محبت کرنے لگے اور اپنے حلقے میں مختلف جماعتوں کے لئے آپ سے درس بھی دلوانے لگے۔

650ھ میں آپ نے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ حج کیا اور ڈیڑھ مہینے تک مدینہ میں ہی قیام کیا۔

اعلیٰ تعلیم

دمشق میں آپ نے بیس سے زیادہ اساتذہ سے علم حاصل کیا اور وہ بھی اس زمانے کے چوٹی کے علماء تھے جن سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ آپ نے اپنے زمانہ کے مشہور محدثین سے حدیث کی تعلیم حاصل کی اس کے علاوہ فقہ، اصول فقہ، صرف و نحو اور علم منطق میں بھی مہارت حاصل کی۔ اساتذہ کی طرح آپ کے تلامذہ اور شاگردوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ آپ کے مشہور شاگرد علاء الدین بن عطار بیان کرتے ہیں کہ "مجھ سے شیخ نووی نے بیان کیا کہ وہ اپنے اساتذہ کے پاس روزانہ تقریباً گیارہ سبق پڑھتے تھے۔ دو سبق غزالی کی کتاب "الوسیط" کے، ایک شیرازی کی کتاب "المہذب" کا، ایک سبق الحمیدی کی کتاب "الجمع بین الصحیحین" کا، ایک صحیح مسلم کا، ایک سبق ابن السکیت کی کتاب "اصلاح المنطق" کا، ایک سبق ابن جنی کی کتاب "اللمع" کا، ایک سبق شیرازی کی اصول فقہ کے متعلق کتاب "اللمع" کا اور ایک سبق الفخر الرازی کی کتاب "المنتخب" کا، ایک سبق "اسماء الرجال" کا وغیرہ۔

یہ تو آپ کے علم کا حال تھا لیکن علم و فضل کے ساتھ ساتھ امام نوویؒ نہایت متقی و پرہیزگار اور درویش صفت انسان تھے۔ دن رات کا آپ کا معمول علم دین کی اشاعت یا پھر عبادت و ریاضت تھی۔ ہمیشہ سنت کی پیروی میں اپنی زندگی گذاری۔ آرام بہت کم فرماتے تھے، وقت کی پابندی کا بھی سخت احساس رکھتے تھے اور جہاں کہیں بھی فارغ وقت ملتا تو اسے بھی کام میں لانے کی کوشش کرتے یہاں تک کہ آپ کسی راستے پر سے گذرتے تو اس وقت بھی حفظ کی ہوئی باتوں کو دہراتے اور اس کا ورد کرتے جاتے یہی وجہ ہے کہ ان کے زہد و تقویٰ، علم و عمل، حافظہ اور علوم دینیہ میں مہارت کا سب علماء کو اعتراف ہے۔ آپ اصحاب شافعیؒ میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

آپ کی تصانیف

امام نوویؒ نے کل 45 برس کی عمر پائی۔ لیکن اپنی زندگی کی اس قلیل مدت میں بھی آپ نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ آپ کی تصانیف علم و معرفت اور حقائق کا ایک مستقل خزانہ ہیں۔ آپ کی تصنیفات تو بے شمار ہیں لیکن چند کا ایک ذکر اس طرح ہے۔

1۔ المنہاج فی شرح مسلم بن الحجاج
2۔ شرح صحیح بخاری (نامکمل)
3۔ ریاض الصالحین
4۔ کتاب الروضہ
5۔ اربعین
6۔ طبقات فقہاء الشافعیہ
7۔ مناقب الشافعیؒ
8۔ بستان العارفین وغیرہا

وفات

دمشق میں 28 سال گذارنے کے بعد آپ اپنے شیوخ کے مزارات پر حاضر ہوئے ان کے لئے دعاء مغفرت کی پھر اپنے احباب سے رخصت ہو کر واپس اپنے وطن نویٰ تشریف لے آئے۔ آتے ہی بیمار ہو گئے اور 14 رجب 676ھ میں اپنے والد صاحب کی زندگی ہی میں وفات پائی۔ آپ کے انتقال کی خبر جب دمشق والوں تک پہنچی تو دمشق اور قرب و جوار کے تمام مسلمان آپ کی وفات سے تڑپ اٹھے۔

"ریاض الصالحین"

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ امام نوویؒ کی تصانیف علم حدیث و سیرت کی ایک عظیم الشان خدمت ہیں، چنانچہ آپ کی کتاب "ریاض الصالحین" بھی ایک بے مثال تالیف ہے، جس میں آپ نے صحاح ستہ کے علاوہ باقی ماخذ حدیث میں سے بھی صحیح احادیث کو جمع کرنے کا التزام کیا ہے اور بڑی جستجو اور تحقیق کے ساتھ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ "ریاض الصالحین" میں بعض انفرادی خصوصیات ہیں۔

1۔ امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں روزمرہ کی زندگی سے متعلق احادیث کو ایک نئے اور اچھوتے انداز کے ساتھ جمع کیا ہے۔

2۔ امام نوویؒ نے پہلے ایک باب اور عنوان قائم کیا ہے پھر اس سے متعلق آیات قرآنی درج کی ہیں اور پھر اسی باب کے متعلق احادیث صحیحہ کو مع حوالہ مرتب کیا ہے۔

3۔ مشکل الفاظ کے معانی اور حل لغت کے ساتھ کہیں کہیں حدیث کے مضمون کو مختصر اور آسان عبارت کے ساتھ بھی واضح کر دیا ہے۔

امام یحیٰی بن شرف النوویؒ اپنی کتاب "ریاض الصالحین" کی تالیف کی غرض بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث اختصار کے ساتھ جمع کروں جو اس کے پڑھنے والوں کے لئے آخرت کا راستہ ہموار بنانے کا موجب ہوں اور ظاہری و باطنی ادب کے حصول کا ذریعہ بنیں اور جو ترغیب و ترہیب اور سالکین کے تمام آداب، ان کے زہد، ریاضت نفوس، تہذیب اخلاق طہارت قلوب پر مشتمل ہوں اور جو دلوں کی پاکیزگی اور اس کے علاج اور اس کے ٹیڑھے پن کے ازالہ کا باعث ہوں اور جو عارفوں کے مقصد کو پورا کرتی ہوں۔"

اپنی کتاب کے متعلق امام نوویؒ نے مزید لکھا کہ:۔

"اس کتاب میں میں نے التزام کیا ہے کہ صحیح اور واضح احادیث کے علاوہ دوسری احادیث کا ذکر نہ کروں اور وہ صحیح احادیث بھی مشہور کتب احادیث سے ہوں اور ابواب کی ابتدا آیات قرآنیہ سے کروں اور کہیں کہیں ضرورت کے مطابق کسی قابل تشریح بات کو مختصراً اور نفیس اشارات میں رہنمائی بھی کر دوں۔"

(دیباچہ ریاض الصالحین)

حضرت امام نوویؒ کی اس علمی کاوش کے متعلق علماء نے متفقہ طور پر اس بات کا اقرار کیا کہ امام نوویؒ کی تصنیفات میں شرح صحیح مسلم کے بعد جو درجہ اور مرتبہ "ریاض الصالحین" کو ہے وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہیں" ریاض الصالحین میں امام نوویؒ نے 1896ء احادیث کے ساتھ اسی مضمون کی 423 آیات قرآنیہ بھی جمع کی ہیں۔

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب نے "حدیقۃ الصالحین" کے نام سے جو حدیث کی کتاب مرتب کی ہے وہ بھی ریاض الصالحین کے ہی نہج پر ہے، زیادہ تر احادیث ریاض الصالحین ہی سے اخذ کی گئی ہیں لیکن حسب ضرورت دیگر کتب احادیث سے بھی براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے قبل از خلافت بطور ناظم وقف جدید جو "حدیقۃ الصالحین" کا پیش لفظ لکھا اس میں آپ نے رقم فرمایا:۔

"..... ضروری تھا کہ احادیث نبویؐ کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ منتخب یا تیار کیا جاتا جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوامی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مفید ثابت ہوتا اور دوسری طرف روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہوتا۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو جاتے...... ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جب کتب احادیث پر نظر دوڑائی گئی تو نظر انتخاب "ریاض الصالحین" پر جا ٹھہری جو اپنی نوع کی تمام دوسری کتب میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے......"

(پیش لفظ "حدیقۃ الصالحین")

امام نوویؒ نے قرآن و احادیث سے ایسے نفیس انتخاب کو جن سے روحانی غذا اور باطنی پاکیزگی اور صفائی کا سامان ملتا ہے، اپنی اس کتاب "ریاض الصالحین" میں اکٹھا کر دیا ہے، چنانچہ آپ نے دیباچہ میں لکھا:۔

"مجھے خدا کی ذات سے امید ہے اگر یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی، تو اپنے پڑھنے والے کو نیکی اور اچھائی کی طرف لے جانے والی اور برائی و تباہی سے بچانے والی ہوگی، اور میں اپنے ہر اس بھائی سے جو اس کتاب سے نفع حاصل کرے، درخواست کرتا ہوں کہ مجھے، میرے والد، اساتذہ، احباب نیز تمام مسلمانوں کو دعا میں شریک بنائے۔"

امام نووی کی ذات واقعی دعا کے لائق ہے، جنہوں نے اپنے علمی و عملی کارناموں کے ذریعہ مسلمانوں کو نجات و مغفرت کا راستہ دکھانے میں آسانی پیدا کی۔

امدادی کتب

(تذکرۃ الحفاظ۔ دائرہ معارف اسلامیہ
ریاض الصالحین از قدیمی کتب خانہ کراچی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاج بالغذا

ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

شہد

اس میں تمام انسانوں کے لئے شفاء ہے

شہد کی تعریف وخواص کے بارے میں قرآن کریم فرماتا ہے "اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو (انگوروں وغیرہ کے لئے لوگ) ٹٹیاں بنا لیتے ہیں ان میں اپنے گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے (تھوڑا تھوڑا لے کر) کھا اور اپنے رب کے بتائے ہوئے طریقوں پر جو (تیرے لئے) آسان کئے گئے ہیں چل۔ ان (مکھیوں) کے پیٹوں سے (تمہارے) پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے (اور) اس میں لوگوں کے لئے شفاء (کی خاصیت رکھی گئی ہے) جو لوگ سوچ اور فکر سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان (پائے جاتے ہیں) (سورۃ نحل آیت نمبر 69-70)

شہد کے طبی خواص

شہد غذا بھی ہے اور دوا بھی یہ قوت حیات کو براہ راست مضبوط بناتا اور تمام امراض کے خلاف مدافعانہ نظام کو قوی کرتا ہے۔ شہد میں نہ صرف غذائیت ہے بلکہ اس میں ان گنت امراض کا شفا بخش علاج بھی موجود ہے اسی لئے قرآن حکیم نے اس کی تعریف میں فرمایا کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء کی خاصیت پیدا کی گئی ہے۔

اس کی تاثیر گرم وخشک ہے۔

مقدار خوراک 25 ایم ایل تا 40 ایم ایل یا 5 تا 8 چمچے چائے والے

شہد کا استعمال امراض سینہ وتنفس میں

پھیپھڑوں میں جمے ہوئے بلغم کو خارج کرتا ہے۔ نمونیہ بالخصوص شیر خوار بچوں کے نمونیہ اور سینے پر بلغم کے اجتماع وکھانسی اور نزلہ زکام کو رفع کرتا ہے اس کے لئے کسٹرائیل اور شہد ہم وزن ملا کر رکھ لیا جاتا ہے اور حسب عمر ایک یا دو انگلی ڈبو کر چٹایا جاتا ہے یا پھر 10 گرام سہاگہ سفید توے پر پھل کر کے شہد 60 گرام میں حل کر کے چٹانے سے سینے کو غلیظ مادوں سے صاف کرتا ہے شہد نزلہ زکام گلے کی خرابی میں بہت مؤثر ہے ایک بڑا چمچ شہد کا لے کر آدھے لیموں کا رس ملا کر چٹانے سے نزلہ زکام کو افاقہ ہوتا ہے اسی طرح نیم گرم ایک گلاس پانی میں ایک بڑا چمچہ شہد اور نصف چمچ پسی ہوئی سونٹھ تین چار مرتبہ پینے سے سردی کے زکام کو فائدہ ہوتا ہے۔

شہد کا استعمال امراض معدہ وامعاء میں

شہد قبض کو دور کرتا ہے اور انتڑیوں میں ملائمت پیدا کر کے کھلی اجابت لاتا ہے شہد میں یہ دوہرا خاصہ ہے کہ قبض کو رفع کرنے کے ساتھ ساتھ جسم کو تقویت بھی بہم پہنچاتا ہے معدہ اور انتڑیوں کی سوزش اور ورم کو دور کرتا ہے انتڑیوں میں موجود فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ قے ومتلی کو دور کرتا ہے ہیضہ 'قے' اسہال کے نتیجہ میں ہونے والی پانی ودیگر ضروری اجزاء کی کمی کو پورا کر کے قوت مدافعت کو مضبوط بناتا ہے اور قے واسہال کو روکتا ہے اسی طرح جگر کی خرابی استسقاء (Dropsy پڑپانی) کو دور کرتا ہے۔

شہد وامراض گردہ ومثانہ

شہد گردہ ومثانہ کی پتھری کو خارج کر کے گردہ ومثانہ کے درد کو دور کرتا ہے۔

شہد اور امراض منہ 'دانت اور حلق

شہد کو دانتوں اور مسوڑھوں پر ملنے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں اور مسوڑھوں کے زخم اور ان سے خون آنا ختم ہو جاتا ہے حلق کے ورم اور سوزش کی صورت میں تنہا چاٹنے سے یا نیم گرم دودھ یا چائے میں ملا کر پینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ منہ میں چھالوں اور زخم کی صورت میں سہاگہ سفید توے پر کھل کر کے چار گنا شہد ملا کر منہ میں لگانے سے چھالوں کو بہت افاقہ ہوتا ہے۔

شہد کا استعمال دماغی و اعصابی امراض میں

شہد دیگر اعضائے رئیسہ کے علاوہ اعصاب کو تقویت بہم پہنچاتا ہے۔ اعصابی امراض مثلاً رعشہ' فالج' لقوہ جسم کے بعض حصوں کا سن ہو جانا' اعصابی تھکان اور اعصابی دردوں میں مفید ہے۔

شہد دماغ کو طاقت بخشتا ہے اور بالخصوص دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے دماغ میں موجود فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے شہد کو مداومت سے استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ شہد سے نسیان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور قوت حافظہ ترقی کرتی ہے۔ رعشہ اور ضعف اعصاب کے نتیجہ میں ہونے والے سر درد میں مفید ہے جو سر کی مدد سے پیاز کا پانی ایک پاؤ۔ ادرک کا پانی ایک پاؤ اور شہد خالص ایک پاؤ ملا کر ابال کر ٹھنڈا کر کے شیشے کے برتن میں رکھ لیں اور ایک چمچ صبح وشام پیتے رہیں۔

آنکھوں کی بیماریوں میں شہد کا استعمال

آنکھوں کی بہت سی امراض میں مثلاً ککرے' موتیا بند (نزول الماء آنکھوں سے پانی بہنا) اندھراتا۔ آشوب چشم (آنکھ دکھنا) پڑبال پڑنا کمزوری نظر۔ آنکھوں کی سرخی سب میں شہد کا استعمال مفید ہے۔ سلائی شہد میں ڈبو کر آنکھوں میں لگائیں۔

کانوں کی بیماریاں اور شہد

کانوں کی بھنبھناہٹ کان بجنا' اونچا سنائی دینا کانوں کے زخم کانوں سے پیپ بہنا۔ کان کی سوزش اور درد سب میں مفید ہے چند قطرے شہد کانوں میں ٹپکائیں یا روئی کی بتی شہد میں لتھیڑ کر کان میں رکھیں۔

امراض قلب اور شہد

شہد تمام بدن ودیگر اعضائے رئیسہ کو تقویت بہم پہنچاتا ہے اسی طرح شہد تمام امراض قلب میں بھی مفید ہے۔

شہد اور امراض جلد

شہد کو دھدّر' خارش اور چھائیاں دور کرنے کے لئے مقامی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پھوڑے پھنسی اور زخموں کے علاج کے لئے بھی مقامی طور پر لگایا جاتا ہے۔ اگر ساتھ خوردنی طور پر بھی استعمال کیا جائے تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

شہد اور موٹاپا

شہد کا دائمی استعمال موٹاپے کا ازالہ کرتا ہے اس سے فضول اور ردی مادے تحلیل ہو کر نکل جاتے ہیں چربی پگھلتی ہے اور موٹاپا کم ہو جاتا ہے۔

شہد اور جوڑوں کا درد

جوڑوں کے درد میں مبتلا مریضوں کے فاسد مادوں اور یورک ایسڈ کو تحلیل کر کے نظام اخراج فضلات کے اعضاء کے ذریعہ خارج کرتا ہے۔

مختلف امراض میں شہد کا استعمال

برص (پھلبہری) آتشک۔ جذام (کوڑھ) رسولیوں کے مریضوں کو عرصہ دراز تک شہد پلانے اور مقامی طور پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

شہد کا استعمال گرم مزاجوں میں

گرم مزاجوں میں شہد کے استعمال کی ترکیب بیان کرنے سے پہلے ہم گرم مزاج کی مختصر علامات درج کرتے ہیں۔ منہ کا ذائقہ کڑوا بھوک کی کمی غصہ کی زیادتی چہرے و جسم کی رنگت کی زردی منہ کی خشکی پیشاب میں جلن گرم اشیاء سے تکالیف میں اضافہ اور ٹھنڈ سے افاقہ۔ گرم مزاجوں کے لئے شہد مضر ہے مگر ٹھنڈے پانی میں ملا کر پینے سے اس کی تاثیر سرد ہو جاتی ہے اور گرم مزاج اشخاص اسے بخوشی استعمال کر سکتے ہیں۔

شہد کا استعمال سرد مزاجوں میں

سرد مزاج کی علامات مذکورہ علامات کے برعکس ہوں گی۔ سرد مزاج دن میں چند مرتبہ چاٹ سکتے ہیں یا بلحاظ موسم یا طبیعت تازہ یا ٹھنڈے یا نیم گرم پانی یا نیم گرم دودھ یا چائے میں ملا کر استعمال کر سکتے ہیں۔

شہد کے استعمال کا ایک مروجہ طریق ہے جسے طبی اصطلاح میں ماء العسل کہا جاتا ہے جس میں شہد ایک حصہ کو پانی چار حصہ میں ملا کر جوش دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پانی تہائی حصہ جل جائے۔

ماء العسل کی مقدار خوراک 50 ایم ایل تا 100 ایم ایل یا 10 تا 20 چمچے چائے والے۔

بلاشبہ شہد ایک مفید چیز ہے جسے بلا تخصیص عمر وجنس ہر انسان استعمال کر کے بہت سی بیماریوں سے محفوظ اور کئی روگوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ اس مفید شئے کا حصول ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے۔ ہم بڑے ہی محتاط طریق سے یہ تحریر کر رہے ہیں کہ مارکیٹ میں پایا جانے والا شہد عموماً خالص نہیں ہوتا یہ مصنوعی طور پر تیار کیا جاتا ہے اور صحت کو بجائے فائدہ دینے کے نقصان دیتا ہے۔ شہد کو مصنوعی طور پر تیار کر کے خریداروں کو پھنسانے کے لئے ایک ڈرامہ تشکیل دیا جاتا ہے۔ مصنوعی شہد چند کیمیائی اجزاء اور چینی کا شیرہ ہوتا ہے جس میں رنگ اور شہد کا اسنس (Essence of Honey) ڈال کر منوں کے حساب سے تیار کر لیا جاتا ہے اس میں منافع کا مارجن بہت ہی زیادہ ہوتا ہے مصنوعی شہد تیار کرنے والے پہلے چینی کے شیرہ سے بالٹی کو کافی اوپر تک بھر لیتے ہیں اور خریداروں کو پھنسانے کے لئے تازہ شہد کا ایک آدھ چھتہ اتار کر مع سبز ٹہنی اور مکھیوں کے اوپر ڈال کر اور درانتی ہاتھ میں لے کر بیچنے کے لئے چل نکلتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ابھی ابھی تازہ اتار کر لا ہی رہے ہیں اس طریق سے اچھے بھلے سمجھدار لوگ بھی پھنس جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مکھیوں کا چھتہ بھی مصنوعی طور پر بنا لیا جاتا ہے۔ سبز ٹہنیاں کاٹ کر اور دیسی موم کو پگھلا کر ٹہنیوں کے گرد چھتے کی صورت میں چپکا دیتے ہیں اور کسی سلائی سے سوراخ بنا لئے جاتے ہیں۔ اور یہ چھتے اس تازہ مکھیوں والے چھتے کے ساتھ اسی بالٹی میں ڈبو دیئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ طریق لکھنے کا مقصد یہ ہے تاکہ لوگ ایسے فریب کار لوگوں سے بچ سکیں اور ایک مضر صحت چیز سے محفوظ رہ سکیں جس میں صحت کا ضیاع اور پیسے کا ضیاع دونوں شامل ہیں۔

خالص شہد کا حصول

خالص دودھ کی طرح خالص اور قابل اعتماد شہد وہی ہے جو اپنے ہاتھوں سے حاصل کیا جائے مگر یہ ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے یا پھر شہد بڑی احتیاط سے اپنے سامنے اتروایا اکٹھا کروایا جائے۔ بعض لوگوں نے خالص شہد کی جانچ کے لئے کئی ایک طریقے مقرر کر رکھے ہیں مثلاً یہ کہ خالص شہد کو کتا نہیں کھاتا یا خالص شہد کو جلانے سے سالم جل جاتا ہے اور مصنوعی شہد کا کوئلہ رہ جاتا ہے۔ یہ طریقے ہمارے نزدیک زیادہ قابل اعتبار نہیں۔ ہماری رائے میں سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ مذکورہ بالا طریق پر خالص شہد (خواہ تھوڑی مقدار میں سہی) حاصل کر کے محفوظ رکھ لیا جائے اور اس کے خاص ذائقہ اور مہک سے مارکیٹ میں موجود شہد کا موازنہ کیا جائے۔ یہ مماثلت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر شہد خالص ہوگا۔ مگر ایک مشکل یہ ہے کہ بعض مصنوعی شہد بنانے والے چینی کے شیرہ میں نصف یا کم و بیش خالص شہد بھی ملا لیتے ہیں اور اس کا ذائقہ اور مہک خالص شہد سے کسی حد تک ملتی ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بہت ہی پرانے شہد کے ذائقہ اور مہک میں تبدیلی آجاتی ہے لہٰذا اس کو کسوٹی بنانے سے صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ نیز بعض کتب میں لکھا ہے کہ بہت پرانا شہد جس کا ذائقہ کڑوا ہو جائے اور رنگ و بو میں خاصی تبدیلی واقع ہو جائے مضر صحت ہے۔

آج دنیا کی حکومتیں ایک زر کثیر عوامی صحت پر خرچ کر رہی ہیں۔ اگر اس کا عشر عشیر بھی خالص شہد کی صنعت اور عوام تک وافر مقدار میں بہم رسانی پر صرف کر سکیں تو ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے انسانی صحت پر بہت اچھے نتائج مترتب ہو سکتے ہیں۔ اور صحت کا مسئلہ احسن رنگ میں حل کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو۔ اس قسم کے ترددات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہی حالت دلوک ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائمقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔

اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرۂ عدالت میں کھڑا ہے فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے۔ کیونکہ عصر گھونٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔

جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے۔ کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی۔ یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔

پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی اور ان مع العسر یسرا کی حالت کا وقت آگیا۔ تو روحانی نماز فجر کا وقت آگیا۔ اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ 151-150)

باشرح چندہ

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں"

بقیہ صفحہ 8

کہ ملک سے لوٹا ہوا پیسہ باہر جا کر عیاشی میں اڑا دیا جائے۔ عوام کا پیسہ اب صرف عوام پر ہی خرچ ہو گا۔

فیصلہ نواز شریف نے لکھا

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ احتساب بنچ کا فیصلہ نواز شریف نے لکھا۔ بدعنوانیوں کے الزامات میں کوئی صداقت نہیں یہ حکومتی سازش ہے۔ پیپلز پارٹی اور میں نے خلوص دل سے ملک کی خدمت کی۔ کبھی تنخواہ تک نہیں لی۔ انہوں نے کہا کہ کھلی جنگ کے لئے واپس آرہی ہوں دنیا دیکھے گی پھر وزیر اعظم بنوں گی۔ برطانوی اخبارات نے نواز شریف پر کرپشن کے وسیع الزامات لگائے عدلیہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتی۔ فیصلہ سیاسی محرکات پر مبنی اور ظالمانہ ہے۔

شادی کھانوں پر پابندی ختم

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے قرار دیا ہے کہ شادی کھانوں پر پابندی کا آرڈی ننس ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب شادی کھانوں پر پابندی غیر قانونی ہے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ کھانے پر پابندی کا حکم اللہ اور رسول اکرم کی تعلیمات کی حکم عدولی ہے۔ رسول پاک ﷺ نے صحابہ کرام کو ولیمہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے اعتراف کیا کہ اب اس قانون کا عملی طور پر وجود نہیں رہا۔

وطن واپسی کا رسک

پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری زندگی خطرات سے بھری پڑی ہے۔ میں وطن واپسی کا رسک لوں گی۔ پریشان ہوں۔ معلوم نہیں پاکستان واپس جا کر کیا سلوک ہو۔ آسانی سے جیل نہیں جاؤں گی۔ انہوں نے کہا کہ یقین نہیں تھا کہ ایک جج اس قدر بد دیانت بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مقدمہ سنے بغیر فیصلہ دے دے گا۔ سپریم کورٹ میں اپیل کے فیصلہ کا دارومدار بھی ججوں کے سیاسی دباؤ قبول کرنے یا نہ کرنے پر ہے۔

ملک بھر میں مظاہرے

ملک بھر میں پیپلز پارٹی کے ارکان نے مظاہرے کئے۔ عدلیہ اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی گئی احتساب بنچ کے فیصلہ کی کاپیاں نذر آتش کی گئیں۔ پولیس تشدد سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ نواز شریف اور سیف الرحمٰن کے پتلے نذر آتش کر دیئے گئے۔ مختلف شہروں میں دھرنے دیئے گئے۔ کراچی میں فائرنگ ہوئی۔ رینجرز کو طلب کر لیا گیا لاہور' کراچی' پشاور' گجرات' فیصل آباد' ملتان' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' اسلام آباد' سیالکوٹ' ساہیوال' اوکاڑہ' ٹوبہ' ہارون آباد' لیہ' سندھ کے کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ عورتوں نے دوپٹے مردوں نے قمیصیں جلا دیں۔ خواتین نے سڑکوں پر لیٹ کر احتجاج کیا۔

سندھ میں مظاہرے

ٹنڈو آدم میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ سندھ کے متعدد شہروں میں کاروباری ادارے' سکول اور کالج بند رہے۔ کراچی میں کئی نوجوانوں نے خود کو لہولہان کر لیا۔

سختی سے نبٹیں گے

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے امن و امان خراب کیا تو سختی سے نبٹیں گے۔ بے نظیر کو سزا خوشی کا نہیں عبرت کا مقام ہے۔ ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

سرگودھا پولیس مقابلہ

سرگودھا پولیس کے 23 اہلکاروں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی ہے کہ وہ سرگودھا کے پولیس مقابلے میں شامل نہیں تھے۔ ہم پر سخت دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ ہم اسے مقابلہ تسلیم کرلیں۔

امریکہ کا تبصرہ

امریکہ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کو اعلیٰ عدالتوں میں اپیل اور مقدمات کی پیروی کا پورا حق ملنا چاہئے امید ہے کہ حکومت پاکستان بے نظیر کی نااہلی کے بعد انہیں عدالتوں میں اپیل اور مقدموں کی پیروی سے نہیں روکے گی۔

گرفتار کرلیں گے

احتساب بیورو کے سینیٹر سیف الرحمٰن نے کہا ہے کہ بے نظیر کو ملک میں آتے ہی گرفتار کرلیں گے۔

شارجہ کپ میں

پاکستان نے شارجہ کپ میں فائنل میں بھارت کو آسانی سے ہرا کر فتح حاصل کرلی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے ایک بھانجے مکرم محمد احمد صاحب جو مدراس میں امیر جماعت ہیں دل کے عارضہ سے تکلیف میں ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب سابق معلم وقف جدید بوچھال کلاں ضلع چکوال لکھتے ہیں کہ میرا نواسہ احمد سلام طاہر جو جماعت پنجم کا طالب علم ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اسے 99-4-5 کو سانپ نے کاٹ لیا۔ علاج جاری ہے۔ عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ شازیہ قمر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب محاسب / افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم اعجاز احمد صاحب صادق ابن مکرم ماسٹر محمد صادق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپے حق مہر کے عوض محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ 99-3-31 کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

مکرمہ شازیہ قمر صاحبہ محترم منشی سبحان علی صاحب مرحوم سابق کاتب روزنامہ الفضل کی نواسی اور محترم چراغ دین صاحب کی پوتی ہیں۔ مکرم اعجاز احمد صاحب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ظفراللہ خان صاحب ظفر ابن مکرم نصراللہ خان ظفر صاحب ساکن عابد آباد۔ بلدیہ ٹاؤن کراچی کا نکاح ہمراہ صفیۃ المحمود صاحبہ بنت مکرم میر حسن محمود صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی بعوض حق مہر -/25000 روپے مورخہ 99-1-15 کو مکرم طارق محمود ظفر مربی سلسلہ نے بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کراچی میں پڑھا۔ مورخہ 99-3-23 کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم کرامت حسین صاحب نے دعا کراوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-23 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 17-اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
19-اپریل غروب آفتاب- 6-43
20-اپریل طلوع فجر- 4-05
20-اپریل طلوع آفتاب 5-32

عالمی خبریں

فرانس کی تجویز

فرانس نے تجویز کیا ہے کہ غریب ممالک کے قرضے معاف کردیئے جائیں- ایسے ممالک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے ایسے قرض ری شیڈول کرنے کی بجائے مکمل معاف کردیئے جائیں فرانسیسی سفیر نے ایک سیمینار میں کہا کہ جی ایٹ ممالک کے اجلاس میں اس تجویز پر زور دیا جائے گا-

سلامتی کونسل کا ردعمل

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پاکستان اور بھارت کے میزائیل تجربوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے امن کو نقصان پہنچے گا- پاکستان اور بھارت میزائیل تجربوں سے باز رہیں- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ عالمی سطح پر میزائیلوں کی تیاری روکنے کے لئے اقدامات شروع ہونے چاہئیں- امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ دونوں ممالک ادلے بدلے کی کارروائیوں سے گریز کریں-

الجزائر کے نئے صدر

مسٹر عبدالعزیز بوطفلیکہ الجزائر کے صدر منتخب ہوگئے ہیں- ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ فوج کے آدمی ہیں- ان کے مقابلے میں الیکشن لڑنے والے چھ امیدواروں کی دستبرداری کے بعد وہ واحد امیدوار رہ گئے تھے- الجزائر کی فوج کا سیاست میں گہرا عمل دخل ہے- یاد رہے کہ 1992ء میں ہونے والے عام انتخابات میں اسلامک فرنٹ نے کامیابی حاصل کرلی تھی جس پر فوج نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا تھا جس کے بعد خانہ جنگی شروع ہوئی جس میں اب تک 70 ہزار افراد ہلاک ہوچکے ہیں-

انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزی

امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان میں عورتوں سے بدسلوکی دنیا بھر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی بدترین مثال ہے- انہوں نے اقوام متحدہ سے کہا کہ وہ حالات بہتر کرنے کے لئے طالبان پر دباؤ ڈالے-

انڈونیشیا عیسائی مسلم فسادات

انڈونیشیا میں عیسائی مسلم فسادات میں 64- افراد کو قتل کردیا گیا- فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 177 سے تجاوز کر گئی ہے-

اسرائیل کا لبنانی گاؤں پر قبضہ

اسرائیل نے لبنان کے ایک گاؤں پر قبضہ کرلیا ہے- وزیراعظم نیتن یاہو نے کہا کہ اس گاؤں پر قبضہ اسرائیل کی نئی حکمت عملی کا حصہ ہے-

تازہ جنگ شروع

کابل کے شمال میں تازہ لڑائی میں شمالی اتحاد نے 30 طالبان کو ہلاک کردینے کا دعویٰ کیا ہے- احمد شاہ مسعود کی قیادت میں یہ حملے کرنے والوں نے کہا ہے کہ ہم نے طالبان کے دفاع میں شگاف ڈال دیا ہے-

عراقی ہتھیاروں کا معائنہ

برطانیہ اور روس نے عراقی ہتھیاروں کا معائنہ کرنے کے لئے ایک نیا کمیشن قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے- کمیشن کا نیا ترجمان مقرر کیا جائے گا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

لوٹ مار کرنے والوں کو سزا

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ لوٹ مار کرنے والوں کو سزا مل گئی- اقتدار کسی ایک خاندان کی ملکیت نہیں- احتساب کا عمل بلا امتیاز جاری رہے گا- مسلم لیگی بھی مبرا نہیں ہوں گے- خزانہ لوٹنے والے محلوں میں نہیں جیلوں میں ہوں گے- انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور زرداری کے خلاف ٹھوس ثبوت تھے لٹیروں کا حشر قوم نے دیکھ لیا ہے- پہلی مرتبہ قومی دولت لوٹنے والوں کے خلاف کیس ثابت ہوا- ہم ملک سے کرپشن ختم کرکے دم لیں گے- انہوں نے کہا کہ عدلیہ نے لٹیروں کو انجام تک پہنچا دیا- چوروں کو سزا ملی ہے اور ملتی رہے گی- یہ کہاں کا انصاف ہے

باقی صفحہ 7 پر

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء وطالبات
کیلئے 2 ماہ کے خصوصی کمپیوٹنگ کورس میں
داخلہ شروع ہے خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز
اینکس ABACUS کمپیوٹر اکیڈمی لنک روڈ دارالفتوح موڑ ناصر آباد غربی ربوہ- فون: 920